اُمِ کلثومؑ

زینبِ صغراؑ، اُمِ کلثومؑ

آیتِ رب کا اِک عنوان ہیں اُمِ کلثومؑ
دلِ زہراؑ کا ہی ارمان ہیں اُمِ کلثومؑ
کربلا ہی کی نگہبان ہیں اُمِ کلثومؑ
سر بہ سر سورۂ رحمٰن ہیں اُمِ کلثومؑ

اوج پر صاحبِ مسند ہی نظر آئی ہیں
یہ تو زینبؑ کو بھی زینبؑ ہی نظر آئی ہیں

مثلِ زینبؑ ہیں ولایت کا اثاثہ یہ بھی
برسرِ شام سناتی گئیں خطبہ یہ بھی
مثلِ زینبؑ ہی علیؑ کا ہیں سراپہ یہ بھی
چھوٹی زینبؑ ہیں سو ہیں ثانی زہراؑ یہ بھی

آیتِ زینبِ کبریٰ کے معانی کلثومؑ
جس کا ثانی ہی نہیں اُس کی ہے ثانی کلثومؑ

پیکرِ سیدہ زہراؑ میں ڈھلی ہیں کلثومؑ
گود میں اُمِ ابیہہؑ کے پلی ہیں کلثومؑ
باغِ توحید و رسالت کی کلی ہیں کلثومؑ
ربِ حیدرؑ کی قسم رب کی ولی ہیں کلثومؑ

وار باطل کا خود اُس پر ہی پلٹ سکتی ہے
یہ بھی زینبؑ کی طرح شام اُلٹ سکتی ہے

کاتبِ لوح کی تحریر ہیں اُمِ کلثومؑ
ثانی زینبِؑ دلگیر ہیں اُمِ کلثومؑ
کربلا خواب ہے تعبیر ہیں اُمِ کلثومؑ
یعنی عباسؑ کی ہمشیر ہیں اُمِ کلثومؑ

ایک ہی لہجے میں سب رب کے ولی بولتے ہیں
یہ بھی جب بولیں تو لگتا ہے علیؑ بولتے ہیں

سیدہ زہراؑ کا اظہار ہیں اُمِ کلثومؑ
صبر کا مطلعِ انوار ہیں اُمِ کلثومؑ
نورِ توحید سے سرشار ہیں اُمِ کلثومؑ
شیرِ اللہ کی تلوار ہیں اُمِ کلثومؑ

آیتِ رب تھی سو جُزدان سے نکلی ہی نہیں
یہ وہ تلوار ہے جو میان سے نکلی ہی نہیں

دونوں بہنیں رُخِ توحید کی تنویریں ہیں
کربلا والوں کے سب خوابوں کی تعبیریں ہیں
اِن کے باعث ہی تو اسلام کی توقیریں ہیں
ایک قرآنِ شہادت کی یہ تفسیریں ہیں

عکسِ توحید کی عکاس نظر آتی ہے
اِک علیؑ دوسری عباسؑ نظر آتی ہے

دونوں بہنوں کا سُخن ایک ہے گفتار ہے ایک
اِن کی رگ رگ میں رواں خون کی رفتار ہے ایک
ایک ہی عظمِ شجاعت بھی ہے کردار ہے ایک
ہستیاں دو ہیں مگر دونوں کا اظہار ہے ایک

ہر طرف شام میں جو موت کے یہ سائے ہیں
دو علیؑ شام اُلٹنے کے لئے آئے ہیں

کوئی سمجھا ہی نہیں نور علی اِن کا مقام
ذہنِ انساں پہ نہیں کُھل سکا اِن کا اِلہام
بس اِسی بات پہ کر نور علی بات تمام
اِک بہن فاتحِ کوفہ ہے تو اِک فاتحِ شام

دیں جو زندہ ہے تو اِس دیں کی جِلا ہیں دونوں
یعنی حیدرؑ کی نمازوں کا صلہ ہیں دونوں